Regd No L 5254

64

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

یوم شنبہ

۱۶- شوال ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۱ وفا ۱۳۳۰ ہش	۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۶۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام !

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

میرے دل میں ایک سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے۔ جو سخاوت کرنے میں موسم بہار کا بادل ہے۔ اور فیض اور عطا کے آفتاب و ماہتاب کا مشرق ہے۔ وہ جو رحیم ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے۔ جو کریم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بخشش اس کے وجود میں ظاہر ہوئی ہے وہ مبارک چہرہ جس کو ایک دفعہ دیکھ لینا بدصورت کو خوش شکل بنا دیتا ہے۔ وہ دل روشن جس نے بے شمار ایسے دلوں کو جو سیاہ تھے ستارہ کی طرح روشن کر دیا۔ وہ مبارک قدم جس کا وجود رب العلمین کی طرف سے مجسم رحمت بن کر آیا ہے۔ اس سردار کا نام احمد آخر زمان ہے۔ جس کے نور سے لوگوں کے دل سورج سے بھی زیادہ چمکنے والے بن گئے۔ (از انجام آتھم)

اُڑیسہ میں طلباء اور پولیس کے درمیان تصادم

کٹک ۱۹ جولائی :- آج یہاں طلباء اور پولیس کے درمیان تصادم کی وجہ سے ایک سو تیس آدمی شدید طور پر مجروح ہوئے۔ ان میں سے تیرہ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ یہ طلباء گذشتہ دس روز سے فیسوں میں تخفیف کرانے کی غرض سے صوبائی اسمبلی کے سامنے مظاہرے کر رہے تھے کٹک میں جلسوں وغیرہ کی ممانعت کرنے کے علاوہ حالات پر قابو پانے کے لئے فوج بھی طلب کر لی گئی ہے۔ سینٹ اسمبلی کا اجلاس بھی چار روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اردن کے شاہ عبداللہ قتل کر دیئے گئے

عمان ۲۰ جولائی :- آج اردن کے والی شاہ عبداللہ قتل کر دیئے گئے۔ یہ واقعہ بیت المقدس کے پرانے شہر میں اس وقت پیش آیا جب آپ مسجد عمرؓ میں نماز ادا کر رہے تھے۔ قاتل کو جائے واردات ہی پر گولی سے اُڑا دیا گیا۔ لیکن وہ شناخت نہیں ہو سکا۔ قتل کے فوراً بعد سارے اردن میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔

آپ ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۱ء میں امیر اردن مقرر ہوئے اور ۱۹۴۶ء میں شاہ اردن بنائے گئے تھے۔

وزیراعظم پاکستان کی طرف سے پنڈت نہرو کے مراسلے کا جواب

پاکستانی سرحدات پر بلاوجہ اتنی کثیر تعداد میں ہندوستانی فوجوں کا اجتماع دفاعی مقاصد کیلئے نہیں کہلا سکتا

کراچی ۲۰ جولائی :- ہندوستان کے وزیراعظم کے مراسلے کے جواب میں جس میں اُنہوں نے پاکستانی سرحدوں پر اتنی کثیر تعداد میں ہندوستانی فوجوں کے بھیجنے کو محض دفاعی اقدام قرار دیا تھا۔ آج وزیراعظم پاکستان نے جوابی مراسلہ ارسال کر دیا۔ آپ نے اس مراسلے میں لکھا ہے کہ ایسے حالات میں جب ان فوجوں کے جمع ہونے سے پہلے پاکستان میں فوجوں کی کوئی نقل و حرکت نہیں ہوئی۔ یہ اقدام محض دفاعی نہیں کہلا سکتا۔ آپ نے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے ہندوستانی فوجوں کو واپس بلانے کی بجائے اُن کے رہنے کے جواز کے طور پر پاکستان پر الزام تراشی سے کام لیا ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ امن کا ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ اسی امن کا جس کا دعویٰ کرتے ہوئے اُس نے جوناگڑھ اور حیدر آباد پر طاقت کے بل پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور حال ہی میں نیپال میں فوجی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے — خان لیاقت نے کہا۔ اس امن کے دعوے کے باوجود محض طاقت کے بل پر ہندوستان آج تک کشمیر کے عوام کو اُن کے حق خود اختیاری سے محروم کئے ہوئے ہے۔ اور پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ آپ نے ہندوستان کے دفاع پر اخراجات کے اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا۔ کہ امسال بجٹ میں ایک ارب ۹۵ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے۔ اور خرچ اس سے بھی زیادہ ہو گی۔ فوج میں تخفیف کا جو اعلان ہوا تھا۔ وہ منسوخ ہو گیا ہے۔ بلکہ بحری اور فضائی فوج میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

آپ نے اس مراسلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ پنڈت نہرو نے سرحدی تنازعات کے بارے میں انتہائی مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ فوجی مبصر اعلیٰ بتا چکے ہیں۔ کہ ایسی وارداتیں کئی دفعہ ہندوستان کی طرف سے بھی ہوئیں۔ اور آخری وارداتیں حسب سابق معمولی نوعیت ہی کی تھیں۔

آپ نے اس مراسلے میں پنڈت نہرو کے جنگ نہ کرنے کے اعلان کے متعلق غور کرتے ہوئے کہا۔ اسے بھی محض اس لئے ٹال دیا گیا۔ کہ ہندوستان ثالثی کی تجویز ماننے پر تیار نہ تھا۔ حالانکہ ہندوستان کے آئین میں اس کے لئے صاف گنجائش موجود تھی۔

آپ نے آخر میں لکھا ہے کہ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے زیادہ اور کوئی بات دونوں ملکوں کے تعلقات کی کشیدگی کو بڑھا نہیں سکتی۔ لہٰذا میں بڑے خلوص سے کہوں گا۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو جو پاکستان کی سلامتی کے لئے مستقل خطرہ بنی ہوئی ہیں۔ واپس بلا لیا جائے۔ آپ نے لکھا۔ افسوس کہ کشمیر پاکستانیوں کی مستقل ہمدردی کو تو ہندوستان نے پاکستان کا جنگی پروپیگنڈہ قرار دے دیا۔ اور خود اپنے لیڈروں جماعتوں اور اکابر کے ان بیانات کی طرف توجہ نہیں دی جس میں جنگ تو ایک طرف۔ پاکستان کو سرے ہی سے ملیامیٹ کر دینے کی دھمکیاں دی جاتی رہتی ہیں۔

وزیر خارجہ پاکستان کی طرف سے

دنیا کے تمام امن پسند ملکوں سے ہندوستان کی جارحانہ اقدامات کا جائزہ لینے کی اپیل

کراچی ۲۰ جولائی - آج پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے دنیا کے امن پسند ملکوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے پاکستان کی سرحدوں پر فوجیں جمع کرنے سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیں۔ آپ نے کہا گو پاکستان نے ابھی تک سلامتی کونسل سے کسی مؤثر اقدام کیلئے درخواست نہیں کی لیکن اقوام متحدہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اس خطرے کو جلد از جلد دور کرے۔ آپ نے کہا اس وقت ہندوستان کا ایک بکتر بند بریگیڈ اور دوسرا ڈویژن بکتر بند فوجیں پاکستان سے محض چند میل کے فاصلے پر ہیں اور وہ جب چاہیں آسانی سے حملہ کر سکتی ہیں اور ستم یہ ہے۔ کہ اتنی کثیر فوجیں محض دفاعی مقاصد کے لئے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان فوجوں کے اجتماع سے دس روز قبل سے پاکستانی فوجیں معمول کے مطابق ادھر ادھر تھیں اور ان کا بڑا حصہ سرحدوں سے دور تھا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان حالات میں وہ کونسا دفاع آپڑا تھا جس کے لئے ہندوستان کو کثیر تعداد میں فوجیں بھیجنے کی زحمت گوارا کرنی پڑی آپ نے کہا ہر جانبدار بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ یہ فوجیں محض جارحانہ ارادوں کی بنا پر بھیجی گئی ہیں ربانی رہے وہ الزامات جو پنڈت نہرو نے برطانوی افسروں پر لگائے ہیں۔ تو میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کوئی برطانوی افسر براہ راست یا بالواسطہ حکومت کو مشورہ دینے کا مجاز نہیں آپ نے شاید یہ الزام اس ہمدردی سے غصہ کھا کر لگائے ہیں جو برطانوی اور امریکی عوام کی طرف سے پاکستان کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایک کر کے مسئلہ کشمیر اور سلسلے میں قدم قدم پر ہندوستان کی ہٹ دھرمی کا سارا قصہ بیان کیا۔ آخری قدم کشمیر میں نام نہاد اسمبلی کا ہے جو کشمیر کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے معاہدے کی کھلی کھلی خلاف ورزی ہے۔ پھر یہی نہیں چوہدری صاحب موصوف نے بتایا۔ کہ نہروں کے پانی کے معاملہ میں بھی ہندوستان کسی طرح مصالحت پر آمادہ نہیں ہوا۔ حالانکہ بات چیت اور ثالثی کے ساتھ ساتھ پاکستان نے ہیگ کی عدالت میں جانے تک کی تجویز پیش کر دی تھی۔

ہم ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ پریس کانفرنس میں وزراء پنجاب کا مشترکہ اعلان

لاہور ۲۰ جولائی : سوزراء پنجاب نے ایک مشترکہ بیان میں عوام کو یقین دلایا ہے۔ کہ صوبائی حکومت ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ شہری دفاع کے سلسلے میں اس نے جن ضروری اقدامات کا فیصلہ کیا ہے وہ عوام کے قابل قدر جذبات اور پرعزم طرز عمل کے عین مطابق ہیں — آج ایک پریس کانفرنس میں وزیر زراعت آنریبل صوفی عبدالحمید نے تمام وزراء کی طرف سے سرحدوں کے قریب ہندوستانی فوجوں کے غیر معمولی اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق یہ مشترکہ بیان دیتے ہوئے عوام کی اولوالعزمی اور جذبہ حب الوطنی کو خراج تحسین ادا کیا۔ آپ نے فرمایا موجودہ خطرے کے وقت پاکستان کے عوام نے جس اتحاد اور عزم کا اظہار کیا ہے۔ اس کی وجہ سے انسانی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ ہوا ہے۔ کہ جو دنیا کی آزاد قوموں کیلئے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ اس نازک موقعہ پر ہمارے درمیان اتحاد و یکجہتی کا جذبہ کارفرما ہے ہمیں اسے بیدار رکھنا چاہئے۔ یہ بہت بڑا قومی سرمایہ اور آزادی کی ضمانت ہے۔ ہم نے پاکستان اتحاد تنظیم اور ایمان کی بدولت ہی حاصل کیا تھا اس چیز کی موجودہ حالات میں ہمیں پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ بالخصوص ہنگامی حالات میں یہ چیزیں کامل اطاعت کے ساتھ روح رواں کا کام دیتی ہیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

— کوئٹہ ۱۹ جولائی :- بلوچستان میں کوئلہ کی پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ کوئلہ کی مقدار اب ۲۶،۶۲۰،۷ ٹن سالانہ تک پہنچ چکی ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلگوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان - یادگیر (دکن) اور کلکتہ اور رمضان المبارک

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے مقیم قادیان)

امسال قادیان میں رمضان المبارک میں مسجد اقصےٰ میں مکرم حافظ عبد العزیز صاحب ننگلی بعد عشا اور مسجد مبارک میں بوقت تہجد مکرم حافظ الدین صاحب تراویح پڑھاتے رہے۔ درس القرآن کا انتظام مسجد اقصےٰ میں تھا۔ ابتدا سے آخر سورۂ توبہ تک مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے اور سورۂ یونس سے آخر سورۂ کہف تک خاکسار نے اور سورۂ مریم تا آخر سورۂ عنکبوت مکرم مولوی عبد القادر صاحب فاضل نے اور بعد ازاں آخر تک مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے درس دیا۔ درس میں خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ نیز لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مسجد مبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و مکرم حاجی محمد دین صاحب تہالوی (صحابی) وغیرہما دس احباب اور مسجد اقصےٰ میں بارہ دوست اعتکاف بیٹھے۔ ۲۹ ماہ رمضان کو حسب سابق ختم درس القرآن کے موقعہ پر مسجد اقصےٰ میں مکرم و محترم امیر صاحب مقامی نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احمدی احباب کی آمدہ تاریں سنا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سلسلہ احمدیہ اور احباب جماعت کے لئے دعا کی۔

تحریک نرمانی۔ $\frac{7}{51}$-۶ کو صبح ۸ بجے مسجد اقصےٰ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے عید پڑھائی۔

جوبلی ہال حیدر آباد دکن میں باجماعت تراویح کا انتظام رہا۔ ایک دوست وہاں اعتکاف بیٹھے۔ مکرم مولوی فضل الدین صاحب مبلغ بعد عصر دو رکوع کا درس دیتے رہے۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ ماہ رمضان المبارک بمقام یادگیر تشریف لے گئے۔ آپ صبح ۱½ گھنٹہ مردوں میں بخاری شریف کا درس دیتے رہے اور مستورات میں علیحدہ عصر کے بعد دو گھنٹے قرآن مجید کا درس دیتے رہے اور پارہ قرآن مجید ختم کیا۔ سارا ماہ تعلیم القرآن کلاس جاری رکھی جس میں پچاس بچوں کو فقہ - حدیث - صرف و نحو و قرآن مجید باترجمہ کی تعلیم دی جاتی۔ مضافات سے چودہ طالب علم بلائے گئے تھے جن کے قیام و طعام کا انتظام مکرم امیر صاحب کی طرف سے تھا انہیں دینی تعلیم دی جاتی رہی - ایک ہفتہ کے بعد مدارس کھلنے پر یہ طالب علم واپس چلے گئے۔

جماعت کلکتہ کی استدعا پر مکرم حافظ سخاوت علی صاحب درویش سابق صدر جماعت شاہجہانپور کو وہاں تراویح پڑھانے کیلئے بھیجا گیا اور جماعت ان سے مستفید ہوئی۔

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کیجئے

احباب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کے لئے بذریعہ اخبار و خطوط عرض کی جاتی رہی ہے۔ بعض مخیر حضرات کی اس طرف توجہ بھی ہے۔ لیکن اکثریت نے اس کے فوائد کا اندازہ نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ اس صیغہ کے ذریعہ سے تمام پاکستان میں اور بعض مقامات پر ہندوستان میں بھی خاموش مگر پر اثر تبلیغ ہو رہی ہے۔

جماعت کے غیر معمولی تبلیغی جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ اس صیغہ کے لئے ہر وقت مشروط بآمد بجٹ منظور کرتی رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جتنی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے احباب اتنی ہی اس کی طرف کم توجہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر روز مرکز سے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ٹریکٹ نکلا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تبلیغ کا اہم ذریعہ یہی اشتہارات تھے باقاعدہ مبلغ تو غالباً کوئی تھا ہی نہیں۔ حضور نے تمام دیگر ضروریات پر اس صیغہ کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور دراصل اگر غور کیا جائے۔ تو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت کو اس کی طرف جس انہماک اور تندہی کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے نہیں کر رہی۔

اس مختصر سے نوٹ کے ذریعہ جماعت کی خدمت میں پُرزور تحریک کی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اگر احباب نے یہ وقت ضائع کر دیا۔ تو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ پس جس قدر زیادہ ہو سکے۔ اس اہم صیغہ کی مالی امداد کر کے اس صیغہ کو مضبوط ترین کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو حالات کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تبصرہ

"اصحاب احمدؐ"

اب تک احمدیہ لٹریچر میں کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے سوانحی حالات ایک جگہ مرتب کئے گئے ہوں۔ اس ضرورت کو ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے محسوس کیا۔ اور عرصہ دراز کی محنت و کاوش کے بعد "اصحاب احمدؐ" کے نام سے صحابہ مسیح موعودؑ کا تذکرہ بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا۔ یہ اس مقدس تذکرہ کی پہلی جلد ہے۔ جس میں چودہ صحابہ مسیح موعودؑ کے مفصل و مکمل حالات - آٹھ عدد تصاویر - قادیان کے مقدس مقامات کے پندرہ نقشے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے کئی خطوط کے عکس شامل ہیں۔ کتاب بڑی تقطیع کے ۳۳۶ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ کاغذ اعلےٰ درجہ کا سفید اور عمدہ لگایا گیا ہے۔ سرورق نہایت خوشنما اور خوبصورت ہے۔ بحیثیت مجموعی کتاب نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ یہ عظیم الشان کام اگر اس وقت نہ کیا جاتا تو پھر کبھی اس کے ہونے کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ ملک صلاح الدین صاحب کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کی ترتیب و تالیف میں پہلے کافی محنت برداشت کی۔ اور پھر بڑی مشکلات اٹھا کر تقریباً دو ہزار روپیہ اس کی طباعت اور تیاری میں خرچ کیا۔ جب جا کر یہ نایاب چیز زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر احمدی کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس صحابہ کے ذاتی حالات سے ہر شخص نصیحت اور سبق حاصل کرے۔ اور ان کی زندگیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے

قیمت فی جلد تین روپے علاوہ محصولڈاک پاکستان میں ملنے کا پتہ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی رام گلی ۳ مکان ۱۸ لاہور۔ ہندوستان میں ملنے کا پتہ۔ میر رفیع احمد صاحب دار المسیح قادیان

چندہ کی بلا تفصیل رقوم

بعض عہدہ داران اور افراد جماعت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام چندہ کی رقوم بھجواتے وقت اس کی تفصیل ارسال نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم "بلا تفصیل" میں پڑی رہتی ہیں۔ اور خزانہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔ اس طرح ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعتوں کے نام درج نہیں ہو سکتیں۔ اور دوسرے ان کی تفصیل منگوانے کے لئے مرکز کو لمبی خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنوں کا وقت خرچ ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کام پر صرف ہو سکتا ہے مرکز کو چٹھیوں اور رجسٹریوں کے بھجوانے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے

لہذا احباب سے درخواست ہے کہ وہ جب بھی چندہ کی رقوم بھجوائیں منی آرڈر کی صورت میں کوپن پر اور اگر کوپن پر جگہ کافی نہ ہو تو علیحدہ کارڈ کی صورت میں اور اگر بیمہ کے ذریعہ چندہ بھجوائیں تو بیمہ میں بھی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ یہ بہت اہم اور ضروری امر ہے جس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں

۱- ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی تبلیغی رپورٹ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ ان کی باقاعدگی کے خوش کن اثر کے ماتحت ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جایا کرے۔

۲- احباب جماعت سے پندرہ یوم وقف کروا کر ان کے اسماء اور اس بارہ میں اطلاع کہ وہ اس عرصہ میں کس طور پر خدمت سلسلہ میں صرف کرنا پسند فرماتے ہیں۔ اگر احباب اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں اس عرصہ میں تبلیغ کے خواہشمند ہوں تو مقام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں۔

۳- جن احباب نے ابھی تک سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا ابھی تک وعدہ نہ کیا ہو ان سے تحریری وعدے لے کر اس کی اطلاع بھی دفتر نظارت میں بھجوا دیں۔

۴- اپنے علاقہ کی غیر احمدی مستورات میں بذریعہ لجنہ اماء اللہ مقامی بھی تبلیغ کا انتظام جلد از جلد کر کے ان کی رپورٹ لجنہ اماء اللہ مقامی سے بھجوائیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مقامی سے بھی ان کی تبلیغی مساعی کے متعلق رپورٹیں لے کر اپنی ماہوار رپورٹ میں ان کو شامل کر کے بھجوایا کریں۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس جہاد میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی اور شوق سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء

تحریک جدید زندہ باد

اگرچہ دنیا نے اس زمانے میں کئی پہلوؤں سے ترقی کی ہے۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ زمین نے اپنے تمام خزانے اگل دیئے ہیں۔ اور عملی سائنس کے ساتھ ساتھ نئے نئے فلسفیانہ نظریات بھی معرض وجود میں آ گئے ہیں۔ لیکن ان تمام ترقیوں کا انحصار ایک لحاظ سے اس چیز پر ہے۔ جس کو موجودہ لغت میں پروپیگنڈا اور عربی میں تبلیغ کہتے ہیں۔

بے شک دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور درسگاہوں میں جو علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے معملوں میں جو تجربات اور مشاہدات کئے جاتے ہیں۔ ان کو موجودہ مادی ترقیوں کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ مگر تبلیغ اور نشریات کا جو سلسلہ در سلسلہ آجکل کام کر رہا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو دنیا اتنی جلدی ترقی نہ کر سکتی۔ اس سلسلہ تبلیغ و نشریات نے علوم کو مکتبوں کی خلوتوں اور معملوں کے گوشوں سے نکال کر گویا سر راہ رکھ دیا ہے۔ جہاں زندگی کے ہر راہ گیر کی نظر پڑ سکتی ہے۔ اور جہاں سے ہر راہ گیر اپنی فطرت کے مطابق شرارہ اٹھا کر اپنے ممکنات کو شعلہ جوالہ بنا سکتا ہے۔

اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ زمانہ تبلیغ و نشریات کا زمانہ ہے۔ یعنی اس زمانہ کی ایک عظیم بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ہر انسان کو یہ موقعہ حاصل ہے کہ جو کچھ ذہنی مال اس کے پاس ہے۔ اس کو بآسانی دنیا کی عام منڈی میں لا کر رکھ دے۔ اور جو چاہے اس سے استفادہ کرلے۔

اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن کریم میں اس زمانے کی اس خصوصیت کا مختلف پیرایوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ سورہ تکویر میں بھی آیا ہے

واذا الصحف نشرت

اور جب صحیفے پھیلائے جائیں گے۔

باقی انسانی کاموں کی طرح تبلیغ بھی اس زمانہ کی ایجاد نہیں ہے۔ بلکہ جب سے انسان بنا ہے۔ اسی وقت سے اس کی بنیاد بھی قائم ہوئی ہے۔ اور جس طرح دوسرے انسانی ممکنات ترقی کرتے رہے ہیں۔ یہ بھی ہر زمانے کے لحاظ سے ترقی پذیر رہی ہے۔ جتنے جتنے اس کے وسائل و ذرائع بڑھتے گئے ہیں۔ اتنی اتنی اس کی وسعت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی ہے۔ یہ بھی انسانی فطرت کا ایک تکوینی قانون ہے۔ اور انسان کی تدریجی ترقی کے ساتھ اس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جس طرح آگ کا کام جلانا اور پانی کا کام پیاس بجھانا اور کھیتوں کو سرسبز کرنا ہے۔ اسی طرح پروپیگنڈا یا تبلیغ کا کام مختلف فطرتوں کے حاصل کو انسانی سوسائٹی میں زیادہ سے زیادہ منتشر کرنا ہے۔ تاکہ جس طرح کہتے ہیں خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے انسان دوسروں کی دریافت سے استفادہ کرے اور اس طرح درجہ بدرجہ تمام انسانیت زندگی کی ارتقائی بلندیاں طے کرتی چلی جائے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے یہ ایک تکوینی قانون ہے اور اس طرح اپنی خاص خاصیت رکھتا ہے مگر یہ قانون اپنی ذات میں اچھا ہے نہ برا البتہ جس طرح قدرت کی دوسری چیزوں کا حال ہے۔ کہ اگر کوئی انسان ان کو اخلاقی ارتقاء کے مثبت پہلو سے استعمال کرے تو اچھا ہے۔ اور منفی پہلو سے استعمال کرے تو برا ہے اسی طرح اس کا حال ہے۔

جس طرح ایک بدفطرت انسان سنکھیا کو انسانی زندگی ختم کرنے کے لئے استعمال کر کے اس کا برا استعمال کرتا ہے۔ اور ایک طبیب دوا کے طور پر استعمال کر کے اس کا اچھا استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ بھی شیطانی اور رحمانی استعمال کرنے والے کی نیت کے مطابق نام پاتی ہے۔

تبلیغ کی ذاتی خاصیت یہ ہے کہ یہ دوسروں پر اثر کرتی ہے۔ اس کی اس خاصیت کا اچھا یا برا ہونا مخصوص فعل و نیت پر منحصر ہے۔ اگر کوئی شریر انسان اس کو جھوٹ فحش اور دیگر منافی شرافت کاموں کے لئے استعمال کرتا ہے۔ تو وہ اتنی ہی مہلک چیز ہے جتنا کہ زہر قاتل۔ لیکن ایک نیک طبع ہمدرد خلائق انسان کے ہاتھ میں یہی تریاق اور آب حیات سے کم نہیں۔

افسوس ہے کہ اس زمانے میں جہاں تبلیغ سے اچھے سے اچھے کام لئے گئے ہیں وہاں شیطانی سے شیطانی کام بھی لیا گیا ہے۔ جس طرح آج ایٹمی طاقت کو بم کی صورت میں انسانی زندگی کے لئے عظیم خطرہ بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر انسانیت سے کام لیا جائے تو یہی طاقت دنیا کو جنت بنا سکتی ہے۔ اسی طرح تبلیغ یا پروپیگنڈا جو اس کا آجکل نام ہے شیطان کے ہاتھوں میں انسانیت کے لئے سخت خطرناک ہتھیار بنا ہوا ہے۔ اور دنیا کی تقریباً ہر قوم نے گوئبلز کا یہ اصول کہ اتنی کثرت سے جھوٹ بولو کہ سچ نظر آنے لگے اپنا لیا ہے۔ آجکل تمام نشر و اشاعت کے موثر ترین ذرائع انہی قوموں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جو ان کا استعمال حق کے لئے نہیں بلکہ ناحق کے لئے کرنا ہی انسانی تہذیب کا معراج سمجھتی ہیں یہاں تک کہ اب پروپیگنڈا ایک خالص شیطانی اجارہ داری بن کر رہ گیا ہے۔

شیطان ہر زمانہ میں اپنے پرستاروں کو زمانے کے لحاظ سے یہ ہتھیار تیز کر کے دیتا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانیت کو ہزیمت دینے کے لئے وہ ہر وقت ہر قسم کا ہتھیار استعمال کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اس وقت مبعوث ہوتے ہیں جب وہ بحر و بر میں فساد پھیلا دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس امر میں پروپیگنڈا اس کا بڑا معین و معاون ہوتا ہے۔ خاصکر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں تو یہ ہتھیار شیطان سو گنا تیزی سے چلانا شروع کر دیتا ہے۔ اور شدّ و مشیاطین اپنے ساتھیوں کے کانوں میں زخرف القول ڈالنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ جو آگے ان کو نشر کرتے ہیں تاکہ تبلیغ حق کے تمام راستے مسدود کر دیئے جائیں چونکہ نشر و اشاعت کے بنیادی وسائل اور ذرائع انہی کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر چونکہ شیطان کے کام بودے ہوتے ہیں۔ اور تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے آہستہ آہستہ نبی اللہ اور اس کے ساتھی ان وسائل و ذرائع پر قبضہ کرتے چلے جاتے ہیں اور آخر لیفجوا لے

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

ان تمام وسائل و ذرائع پر ان کا تصرف ہو جاتا ہے اور تمام وسائل و ذرائع جو شیاطین کے ہاتھ میں شیطانی بنے ہوئے تھے۔ مسلمان ہو جاتے ہیں

آج جیسا کہ ہم شروع میں بتا چکے ہیں دنیا کو ان ذرائع وسائل کا معراج حاصل ہو چکا ہوا ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ شیطان ان سے پورا پورا کام لے رہا ہے۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ان وسائل و ذرائع کو آہستہ آہستہ مگر نہایت یقینی رفتار کے ساتھ اپنے تصرف میں لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ کام تحریک جدید کے ذریعہ ہو رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ زیادہ عرصہ نہیں گزریگا کہ شیطان کا شکنجہ ڈھیلا پڑ جائے گا۔ اور دنیا کے تمام کناروں پر اسلامی تبلیغ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آئیگا۔ "تحریک جدید" زندہ باد

سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء — ورزشی مقابلے

۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق ورزشی مقابلے ہوں گے جن کے لئے خدام کو ابھی سے تیار ہونا چاہیئے۔ مقابلوں کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اجتماعی۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی (مشروط)

انفرادی۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ پیغام رسانی۔ گولہ پھینکنا۔ جیولن تھرو۔ ہیمر تھرو۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ و معائنہ۔ فاصلہ کا اندازہ۔ حفظ ذہنی۔ سونگھنا اور چکھنا۔ محسوس کرنا۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ اور ایک میل کی دوڑیں۔ بورا دوڑ۔ مظاہرہ جمناسٹک

نوٹ۔ صبح کے وقت ورزش ہوا کرے گی۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہر خادم کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ نکر۔ بنیان۔ کینوس شوز

ان کھیلوں میں شامل ہونے والے خدام اور ٹیموں کے نام یکم اکتوبر ۵۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا پروگرام بنانے میں سہولت ہو۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

موصی صاحبان کیلئے

تحریک ستمبر کے ماتحت ہر موصی کو اپنے وصیت کے چندے کی تعیین خود سیکرٹری صاحب کو لکھانی چاہیئے کہ اس میں اتنی رقم حصہ آمد کی ہے۔ بعض موصی صاحبان رقوم مجموعی طور پر سیکرٹری صاحب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور حصہ آمد کی تعیین نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا چندہ حصہ آمد وصول نہیں ہوتا۔ سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ حصہ آمد کی تعیین خود کرا لیا کریں۔ خط و کتابت اور چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ رقم کے غلط اندراج کا خطرہ ہے۔ اور جواب بھی جلدی نہیں مل سکتا۔ احباب چندہ بھیجتے وقت لاپرواہی سے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے نمبر تلاش کرنے میں بڑا وقت خرچ ہوتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ترکیب خاتم النبیین اور مولانا سید سلیمان ندوی

صحیح معنوں کی تعیین کے چار بنیادی اصول

از مکرم مرزا عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اوورسئیر ربوہ

۲

خاتم النبیین کے جو معنے زید صاحب اور ہمارے مخالفین کرتے ہیں اور جو معنے ہم کرتے ہیں ان میں سے کون سے معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والے اور کونسے معنے حضور کی شان کو گھٹانے والے بلکہ نعوذ باللہ اسے بٹہ لگانے والے ہیں؟ اس بات کا فیصلہ کرنے کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں:۔

پہلی صورت

پہلی صورت یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ یہ لوگ جو خاتم کی آڑ لے کر ختم اور ختام اور خاتمہ کی گردانیں کرتے اور طالب حق کو ذہنی پریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے لسان العرب، صحاح جوہری اور اساس البلاغۃ کے حوالے دیتے ہیں۔ اپنی پرائیویٹ تقریروں اور تحریروں میں اس قسم کی ترکیبوں میں خاتم اور خاتمہ کے الفاظ کن معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ لوگ بھی خاتم اور خاتمہ کے الفاظ بعینہٖ انہیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں جو ہم پیش کرتے ہیں تو ایک اور ایک دو کی طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گی کہ ہاتھی کی طرح ان لوگوں کے بھی کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ اور چونکہ ان لوگوں میں نہ تو اظہار حق کی جرأت ہے اور نہ وہ اپنے ذاتی اور نفسانی مفاد کو خدا اور خدا کے رسول کیلئے قربان کر سکتے ہیں۔ اس لئے اپنی بد دیانتی پر پردہ ڈالنے کے لئے ان الفاظ کی دور از کار تاویلیں کرتے اور دانستہ یا نادانستہ خدا کے، خدا کے رسول کے اور دین اسلام کے اندرونی دشمنوں کا پارٹ ادا کرتے رہتے ہیں۔

اس مطلب کے لئے ہم سب سے اوّل سید سلیمان ندوی کی تحریرات کا جائزہ لیتے ہیں۔ سید صاحب نے ایک کتاب "حیات شبلی" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۲۱ پر آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) "ملّا نظام الدین کے زمانہ سے لے کر تقریباً ڈیڑھ سو سال تک یعنی خاتمۃ العلماء مولانا عبدالحی فرنگی محلی المتوفی ۱۳۰۴ھ تک یہ چشمہ فیض یکساں جاری رہا اور اب بھی اس کی برکتوں کا سلسلہ بحمد للہ قائم ہے۔"

(۲) اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے:

"مولوی سیف الرحمٰن صاحب ولایتی، مولوی لطف الرحمٰن صاحب بردوانی اور خاتمۃ التلامذہ نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں وغیرہ سینکڑوں ارباب کمال ہیں۔"

(۳) اور پھر صفحہ ۳۸ پر لکھا ہے:۔

"سہارنپور میں مولانا احمد علی صاحب محدّث اور دیوبند میں مولانا محمد قاسم کی بدولت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز کا سلسلۂ فیض جاری تھا۔"

ناظرین دیکھا آپ نے! وہی سلیمان ندوی جو "خاتم النبیین" کے معنی متعین کرنے کے لئے ختم، خاتمہ اور ختام وغیرہ کی گردان کرنے لگ گئے تھے۔ انہیں خاتمۃ العلماء، خاتمۃ التلامذہ اور خاتم المحدثین کے الفاظ لکھتے ہوئے وہ سب مصنوعی گردانیں فراموش ہو گئیں۔ اور وہی معنی ذہن میں رہ گئے جن کی تردید کے لئے انہوں نے سیرت النبی جیسی زندہ جاوید کتاب میں تحریف سے کام لیا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر کمال یہ ہے کہ ایک طرف تو بموجب آیت قرآنی "یٰایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً"

ترجمہ:۔ (اے پیغمبر میں نے تجھ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور خدا کے حکم سے خدا کی طرف پکارنے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔)

سیرۃ النبی ج ۳ صفحہ ۶۰ تقطیع خورد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن چراغ لکھتے ہیں اور دوسری طرف اپنے جوش خطابت میں "شمس الدین اودھی کے شاگرد شیخ نصیر الدین اودھی کو صرف چراغ دہلی کے لقب سے ملقب کرتے ہیں بلکہ" اس چراغ سے اور بہت سے چراغ تو بڑے شوق سے جلاتے ہیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چراغ سے اگر کسی چراغ کے جلنے جلانے کا ذکر کوئی احمدی کرے تو آپ نعل در آتش ہو جاتے اور پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک خیال کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر آپ سید صاحب کے مندرجہ ذیل فقرات کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ سید صاحب خود تو لوگوں کو ادنےٰ ادنےٰ مماثلت کی وجہ سے عیسٰے اور ابن سینا کے معزز خطابات سے سرفراز فرما رہے ہیں۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

. . . .

سن پائیں تو ناک بھوں چڑھا کر "شرک فی النبوۃ"

اور "لفظی تگرپی" کہہ کر ٹال دیں گے اور اللہ تعالےٰ کا کبھی اجازت نہ دیں گے کہ کسی روحانی یا جسمانی مشابہت و مماثلت کی وجہ سے کسی کو عیسٰے مسیحؑ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دے سکے

(۱) صفحہ ۲۴ "مرحوم کے جانشین ان مولانا فضل امام خیرآبادی کے صاحبزادہ اور شاگرد مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی تھے جن کے دم عیسوی نے معقولات میں وہ روح پھونکی کہ ابن سینا کے وقت مشہور ہوئے۔

(ب) صفحہ [illegible]:۔ ان کے پوتے شیخ احمد اور ان کے بیٹے قاضی سلطان علی خان۔ قاضی کوڑہ جہان آباد وغیرہ ایک دوسرے کے بعد دیگرے سے دیا جلاتے رہے۔"

(ج) بعد ملک ذوالقرنین ثانی۔ بنائے شرع را از عدل بانی غیاث الدین و دنیا بو المظفر۔ سلیمان خاتم و جمشید افسر

(د) صفحہ ۸۵ "مولانا احمد علی سہارنپوری اپنے زمانہ میں علم حدیث کے امام مانے جاتے تھے۔"

(ھ) - اس زمانہ میں علمائے احناف میں موصوف سے بڑھ کر علم حدیث کا کوئی عالم ہندوستان میں نہ تھا۔

ناظرین! سید سلیمان ندوی کے قلم سے آپ نے خاتمۃ العلماء - خاتمۃ التلامذہ اور خاتم المحدثین کے الفاظ اور ان کا موقعہ استعمال ملاحظہ فرمایا۔ اب ذرا خیر سے مولوی الطاف حسین صاحب حالی کی زبان قلم سے سنئے!

آپ (مولانا حالی) اپنی کتاب مجموعہ نظم حالی کے صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں:۔

(۱) جانتے تھے کہ جہاں میں ہم پر
ختم ہیں سارے کمالات بشر

(۲) حق نے جو ہم پہ کئے ہیں احسان
ان سے محروم ہے نوع انسان

(۳) سب سے ہر بات میں ہم ہیں افضل
اب نہیں کوئی ترقی کا محل

آیا خیال شریف میں! ہم پہ سارے کمالات بشر ختم ہیں۔ کیا معنے؟ ہم ہر بات میں سب سے افضل ہیں اور ہم سے زیادہ دنیا میں کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ اور آپ نے یہ بھی نوٹ فرمایا کہ کسی چیز کا ختم ہونا اور چیز ہے اور کسی چیز کا کسی شخص یا چیز پہ ختم ہونا بالکل اور چیز ہے اور دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سنئے!

کھانڈ ختم ہو گئی = کچھ باقی نہیں رہی۔
گھی ختم ہو گیا = کچھ باقی نہ رہا
سخاوت ختم ہو گئی = کچھ باقی نہ رہی۔ اب نہ کوئی سخی ہے نہ آئندہ ہوگا
شجاعت ختم ہو گئی = " " " شجاع " "
نبوت ختم ہو گئی = " " " نبی " "

مگر حاتم پہ سخاوت ختم ہو گئی:۔ حاتم میں سخاوت اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ اس سے بڑا سخی کوئی نہ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ پہ شجاعت ختم ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اپنے کمال کو پہنچ گئی اب ان سے بڑا شجاع کوئی نہ ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ نبوت ختم ہو گئی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ اب حضورؐ سے بڑا کوئی نبی نہ ہوگا۔

احرار پہ جھوٹ ختم ہو گیا۔ احرار میں دروغگوئی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ اب ان سے بڑا دروغگو کوئی نہ ہوگا۔ اور یہ تو دور حاضرہ کے دو گواہ ہیں۔ زمانہ ماضی کے دو معتبر گواہوں کی گواہی بھی سنئے:۔

مولانا روم اپنی مثنوی میں جسے اہل علم لوگ "ہست قرآن در زبان پہلوی" قرار دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ:۔

بہر ایں خاتم شدہ است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو ہست

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم اس لئے ہوئے ہیں کہ فیض رسانی میں نہ آپ کی مانند کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی فن میں مہارت تامہ حاصل کر لے تو کیا تم نہیں کہتے کہ یہ فن تم پہ ختم ہو گیا ہے۔

اسی طرح انوری شاعر کہتا ہے ؎

ما در دوران نزاید زیر چرخ چنبری
پادشاہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری
بر تو سلطانی است ختم و بر من مسکیں سخن
چوں شجاعت بر علیؓ بر مصطفےٰ پیغمبری

یعنی زمانہ کی ماں پھرنے والے آسمان کے نیچے غیاث الدین جیسا بادشاہ اور انوری جیسا فقیر نہیں جنے گی۔ اے بادشاہ تجھ پہ بادشاہی ختم ہے اور مجھ مسکین پہ شاعری اسی طرح جس طرح حضرت علیؓ پہ شجاعت ختم ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہ پیغمبری ختم ہے۔

پس ان چار گواہوں کی گواہی سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ خاتم کا لفظ جب کسی قوم یا گروہ کی طرف مضاف کر کے بولا جائے تو اس کے معنے صرف کمال کے انتہا کو پہنچنے اور افضلیت کے ہوتے ہیں نہ کچھ اور جو لوگ اس کے برخلاف ختم ہو جانے یا ختم کر دینے کے معنے کرتے ہیں وہ نہ صرف غلطی پر ہیں بلکہ اس غلطی کے ساتھ اپنی علمی بے مائیگی کو بھی عالم آشکار کرتے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں خاتم اور عالم ہر دو اسم فاعل کے صیغے نہیں بلکہ اسم آلہ ہیں اور پہلے کے معنے ما یختم بہ اور دوسرے کے معنے ما یعلم بہ یعنی مہر لگانے اور جاننے کا آلہ ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا | میرے والد عنایت علی شاہ زیدی کی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
میر احمد طالب علم جماعت ششم جڑانوالہ

مبلغ سیلون کے اعزاز میں دعوت اور ان کی روانگی

(از مکرم چودھری مشتاق احمدؐ صاحب باجوہ وکیل التبشیر ربوہ)

مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب منیر جنہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سیلون کا مبلغ نامزد فرمایا تھا۔ ان کے اعزاز میں مورخہ ۱۵ر جولائی کی شام کو وکالت تبشیر کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ۔ افسرانِ محکمہ جات وبعض دیگر احباب نے شمولیت فرمائی۔ مکرم مولانا نور الحق صاحب نائب وکیل التبشیر نے تشریف لے جانے والے مبلغ کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سیلون نے قرون اولیٰ میں مسلمان سلاطین کی خدمت میں دنیاوی تحائف پیش کئے۔ لیکن آج مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب منیر ان کے لئے آسمانی ہدایت کا تحفہ لے کر جا رہے ہیں۔ خدا کرے۔ سیلونیوں کے قلوب اس تحفہ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور وہ اسے خوشی سے قبول کریں۔ اور ہم مولوی صاحب کی طرف سے اس خبر کے منتظر ہوں گے کہ سیلون اسلام اور احمدیت کے لئے روحانی طور پر فتح ہو گیا۔

حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب نے اپنے سفر سیلون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں بھی سیلون جانے کا موقع ملا ہے۔ بعض سیلونی دوستوں کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ۱۹۲۷ء میں سیلون بھجوایا۔ جہاں پر انہوں نے قریباً ایک ماہ رہ کر تقاریر و لیکچر دیئے۔ ان کی واپسی کے بعد سیلون کے ایک دوست نے لکھا۔ کہ اگر مفتی صاحب کو حضور ایک سال کے لئے سیلون بھجوا دیں۔ تو اس عرصہ میں سارا سیلون احمدی ہو جائے گا۔ ویسے تو یہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایسی سعید روحیں موجود ہیں۔ جو حق کی متلاشی ہیں۔

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے احباب اور بزرگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ مولوی صاحب کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ بھی تشریف لے جا رہی ہیں۔ احباب مولوی صاحب کے ساتھ انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مبلغین کی بیویاں ان کے لئے میدانِ عمل میں بہت سی سہولتوں کا باعث ہو سکتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان کے ذہنی سکون کا باعث ہو سکتی ہیں۔ بلکہ ان کے کاموں میں بطور رفیق اور معاون بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ تحریک جدید نے مبلغین کی بیویاں ان کے ہمراہ بھجوانے کا نیا تجربہ شروع کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان مستورات کو صحیح طور پر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ اپنے شوہروں کی صحیح رفیق ثابت ہوں۔ ان کے لئے ہر ممکن سہولت کا باعث ہوں۔ اور تبلیغ کے میدان میں ان کے لئے ایک مضبوط بازو ثابت ہوں۔ بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

(۲) مولوی صاحب مکرم اگلے روز یعنی بروز پیر مورخہ ۱۶ر جولائی کو صبح بذریعہ چناب ایکسپریس بمعہ اپنی اہلیہ مکرمہ سیلون کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب کی ایک کثیر تعداد مولوی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر آئی ہوئی تھی۔ مولوی صاحب مکرم کو نعروں کے درمیان دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔

مبلغ انگلستان کی آمد

مکرم چودھری عبد الرحمٰن خاں صاحب مبلغ انگلستان ایک ماہ کی قلیل رخصت پر بذریعہ چناب ایکسپریس مورخہ ۱۷ر جولائی کو ربوہ وارد ہوئے۔ سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے احباب کثیر تعداد میں جمع تھے۔ گاڑی آنے پر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ محترم چودھری صاحب کا استقبال کیا گیا۔ مکرم چودھری صاحب ایک ماہ کی رخصت گذارنے کے بعد واپس اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ لنڈن تشریف لے جائیں گے۔ چودھری صاحب کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

آپ کہاں ہیں؟

(۱) چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کی رخصت مورخہ ۷/۱۵ تک تھی۔ اس کے بعد ان کو اپنے حلقہ ریاست بہاولپور میں حاضر ہو کر رپورٹ کرنی چاہیئے تھی۔ مگر آج مورخہ ۷/۱۸ تک ان کے حلقہ میں پہنچنے کی کوئی اطلاع دفتر میں موصول نہیں ہوئی۔ چودھری صاحب خود یا کسی اور دوست کو ان کی نقل و حرکت کا علم ہو۔ تو بجلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(۲) سید محمدؐ عبد اللہ صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم بھیروی جو چند ماہ ہوئے۔ ہندوستان سے پاکستان میں تشریف لائے ہیں جہاں کہیں ہوں۔ فوری طور پر اپنے ایڈریس سے مطلع فرماویں۔ اگر یہ اعلان ان کے کسی رشتہ دار یا واقف کار کی نظر سے گذرے تو ان کے پتہ سے نظارت ہذا کو آگاہ فرماویں۔ ان سے ایک ضروری کام ہے۔ (نظارت بیت المال)

تبدیلیٔ نام ۔ میں نے اپنا نام تبدیل کر لیا ہے۔ چونکہ راشد اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں ہے۔ لہٰذا عبد الراشد فاروق کی بجائے راشد احمدؐ فاروق نام رکھ لیا ہے۔
(راشد احمدؐ فاروق واقف زندگی دفتر محاسب ربوہ)

بعض درویشوں کے اہل و عیال کی واپسی

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے دار المسیح قادیان)

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ کئی سال کے انتظار کے بعد وہ مبارک ساعت آئی۔ کہ جب بعض درویشوں کے اہل قادیان واپس پہنچے۔ جب ۱۹۴۷ء کے پر آشوب ایام میں ان میں جدائی ہوئی تھی۔ تو بظاہر حالات کسے یقین تھا۔ کہ پھر بھی اس دنیا میں ایک دوسرے کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔ اس پر مہینوں کے بعد مہینے اور سال کے بعد سال گذرتے چلے گئے۔ اور معلوم نہ ہوتا تھا۔ کہ یہ جدائی کا زمانہ کب اختتام پذیر ہوگا۔

۱۹۴۸ء سے اہل و عیال کی واپسی کے لئے کوشش ہو رہی تھی۔ بالآخر حکومت ہند کی طرف سے چند ماہ قبل اہل و عیال منگوانے کی اجازت ملی۔ اور حکومت پاکستان نے بھی اس کی اجازت دے دی۔ گویا دونوں حکومتوں کے اتفاق رائے سے یہ کام ہوا۔ لیکن گذشتہ ماہ کے ابتداء میں اچانک یہ روح فرسا اطلاع گورنمنٹ ہند کی طرف سے آئی۔ کہ اجازت کی میعاد گذر چکی ہے۔ اس میعاد کی اِدھر اور اُدھر کے منتظمین کو کوئی اطلاع نہ تھی۔ بلکہ یہ اطلاع تھی۔ کہ کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ بہرحال منسوخی کی اطلاع ملنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور خاکسار کو اس سلسلہ میں دلی بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ر جون کو میعاد میں توسیع منظور ہو کر لاہور اطلاع چلی گئی۔ پاکستان حکومت کی طرف سے میعاد ۳۰ر جون تک کی تھی۔ وقت بہت تنگ تھا۔ اور درویشوں کے اہل و عیال متفرق مقامات پر تھے۔ ان کے جلد اور بروقت پہنچنے کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب دام فیضہم نے بہت ہی سعی فرمائی۔ جو خدا کے فضل سے مشکور ہوئی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قریباً سارے دوست جن کے اہل و عیال آرہے تھے۔ فون پر اطلاع ملنے پر استقبال کے لئے واہگہ بارڈر پر پہنچ گئے۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے انتظام کے لئے اخویم فضل الٰہی صاحب مقرر تھے۔ ۲۸ر جون کو گیارہ درویشوں کے اہل و عیال قریباً ۱۱½ بجے دن سرحدِ پاکستان عبور کر کے سرزمین ہند میں داخل ہوئے۔ جہاں سے لاری کے ذریعہ ۶½ شام روانہ ہو کر قریباً ۸ بجے شام بٹالہ اور وہاں سے ۱۰½ بجے شب بخیریت تمام قادیان پہنچے۔ سڑک کی خرابی کی وجہ سے قادیان کے راستہ میں ٹرک پھنس گیا۔ اس وجہ سے کافی وقت صرف ہو گیا۔ جوں جوں ان کی آمد میں دیر ہوتی جاتی تھی درویشوں کا اشتیاق اور فکر بڑھتا جاتا تھا۔ اور وہ دست بدعا تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ قافلہ کو خیریت سے لائے۔ احمدیہ چوک (نزد مکان حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمدؐ صاحب) میں درویش ہلالِ عید کی طرح چشم براہ تھے۔ اور قافلہ کی آمد پر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

جن خواتین نے باوجود ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات کے دیکھ چکنے کے یہ سفر قادیان مستقل قیام کی خاطر اختیار کیا ہے۔ انہوں نے یقیناً بہت ہمت اور شجاعت سے کام لیا۔ اور وہ لائقِ صد تحسین و آفرین ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دوسروں کے لئے ایک نیک مثال قائم کر دی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب درویشوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اپنی رحمتوں اور برکات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے چشم پوشی فرمائے۔ الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ونرجو امنہ خیراً۔ جو اہل و عیال اس وقت قادیان پہنچے ہیں۔ وہ تیرہ خواتین اور تیرہ بچوں اور بچیوں یعنی کل چھبیس افراد پر مشتمل تھا۔ اور سابقہ خاندان کو ملا کر یہ تعداد انتیس ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

"اے آمدنت باعث آبادیٔ ما"

تفسیر کبیر کے چند نسخے

تفسیر کبیر جب سورہ یونس تا کہف چھپی۔ شروع میں تو ہمارے احباب نے خریداری کی طرف اس لئے توجہ نہ کی۔ کہ جب چاہیں گے خرید لیں گے۔ اور جب تفسیر کبیر کو دوکانداروں نے خرید لیا۔ اور دفتر سے ختم ہو گئی۔ اور قیمت بڑھ گئی۔ تو اس وقت احباب کو علم ہوا۔ کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ کہ جب دام کم تھے۔ اس وقت نہ خریدی اور جب دفتر سے کتاب ختم ہو گئی۔ اور دوکانداروں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔ اور قیمت بڑھ گئی ہے تو اس وقت مجبوراً زیادہ قیمت پر خریدنی پڑی۔ کئی احباب نے اس سے بھی قدم آگے بڑھایا۔ اور تفسیر نہ خریدی۔ حتیٰ کہ بعد میں ان کو یہی تفسیر پچاس پچاس روپے کو خریدنی پڑی اور جب یہ تفسیر نایاب ہو گئی۔ تو کئی قدردانوں نے -/۱۰۰ -/-/۱۰۰ روپیہ کو وہی تفسیر خریدی جس کی قیمت پہلے -/۵ روپے تھی۔ احباب جماعت کو اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تفسیر کبیر کے جو چند نسخے اس وقت دفتر میں موجود ہیں۔ جلد خرید لینے چاہئیں۔ وگرنہ دوکانداروں کے پاس یہ کتب چلی جانے سے انہیں پھر اسی مشکل سے دوچار ہونا پڑیگا۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل تفاسیر دفتر میں موجود ہیں۔ اگر انہوں نے دیر کی۔ تو یہ کتب پھر دوکانداروں کے پاس چلی جائیں گی۔

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول صرف ۹ رکوع -/۸/۵ (۲) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ نمبر۱ (العدیٰت تا الکوثر) قیمت -/۸/۶

(انچارج بکڈپو تحریک جدید)

قتل مرتد کا عقیدہ

★ —— از محمد عبدالحق صاحب امرتسری احمدیہ مسجد گنج مغلپورہ —— ★

"یہ جو ارتداد کی سزائے موت بتائی جاتی ہے۔ تو یہ نہ پیغمبر اسلام کا بنایا ہوا کوئی قانون ہے اور نہ قرآن نے الحاد کی کسی دنیاوی سزا کا فتوے دیا ہے" (از مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ)

قتل مرتد کا عقیدہ اسلام کی طرف منسوب کر کے مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اسلام کو سخت بدنام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سنجیدہ اور اہل علم مسلمان علماء نے کبھی بھی اس عقیدہ کو تسلیم نہیں کیا۔ مسلمان علماء میں سے ایک بہت بڑی ہستی جناب مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ کا نام تعلیم یافتہ مسلمانوں کے لئے نامانوس نہیں۔ اسلام کی تائید و حمایت میں انہوں نے جو پُر زور تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ وہ ان کے نام کو عرصہ تک قائم رکھینگی انہوں نے ایک انگریزی عالم کے جواب میں انگریزی میں ایک کتاب ۱۸۸۲ء میں "ریفارمز انڈر مسلم رول" شائع کی تھی۔ اس کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں "اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام" کے نام سے بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب بی اے کی قلم سے آج سے تقریباً چالیس سال قبل حیدر آباد دکن میں چھپ چکا ہے۔ اس کتاب کی جلد اول صفحہ ۸۶ سے لیکر ۹۶ تک مفصل بحث سزائے ارتداد پر موجود ہے۔ چنانچہ مولوی چراغ علی صاحب فرماتے ہیں:-

"یہ جو ارتداد کی سزا موت بتائی جاتی ہے تو یہ نہ پیغمبر اسلام کا بنایا ہوا کوئی قانون ہے اور نہ قرآن نے الحاد کی دنیاوی سزا کا فتوے دیا ہے"

(اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام ص۸۶)

(۲) "میں یہاں قرآن کی چند آیات کو نقل کرتا ہوں۔ جو ایک مسلمان کے ارتداد مذہبی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی ارتداد کی سزا موت نہیں بتلائی گئی۔ بلکہ برخلاف اسکے قرآن ان لوگوں کو معاف (؟) کرتا ہے۔ جو کسی مسلمان کو اسکے مذہب سے منحرف کریں" ص۸۷

آٹھ آیات قرآن جو سورہ بقرہ و آل عمران سے لکھی گئی ہیں)۔ ان کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے

(۳) "یہ ہے اسلام کا وہ الہامی قانون جس میں مرتدوں کے ساتھ بے انتہا مسامحت کی گئی ہے" ص۸۹

(۴) "فقہاء اس مرتد کے حق میں موت کا فتویٰ دیں گے۔ جو اپنے بادشاہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں صورت معاملہ بالکل بدل گئی۔ کیونکہ فتوے بربنائے ارتداد نہیں دیا گیا" ص۸۹

آگے چل کر ان دلائل کی جو سزائے ارتداد کی تائید میں فقہائے نے پیش کئے ہیں۔ تفصیل کے ساتھ تردید کی ہے اور قرآن و حدیث دونوں کے سمجھنے میں ان کی غلطی کئی صفحوں میں واضح کی ہے۔ جن کا نقل کرنا موجب طوالت ہے خاتمہ بحث پر تنویر الابصار (متن در مختار) کی عبارت ذیل پیش کر کے کہ

"کسی مسلمان کے ارتداد پر اس وقت تک فتویٰ کفر نہ دیا جائے گا۔ جب تک کہ اسکے الفاظ کا کوئی عمدہ محمل پیدا ہو سکتا ہو یا جب اس کے کفر میں اختلاف واقع ہو۔ اگرچہ اس کفر کی بنیاد غیر صحیح احادیث ہی پر کیوں نہ ہو"

خود لکھتے ہیں کہ

(۵) "کہ مسلمان کا حقیقی قانون جرم ارتداد کی سزا معین کرنے میں بہت نرم ہے" ص۹۳

(۶) مدت ہوئی سلطان سلطان ترکی نے اس قانون کو منسوخ کر دیا ہے۔ جو مرتدوں کے متعلق تھا۔ اس سے طبعاً یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قانون احکام قرآن کے زمرے میں نہ تھا" (ص۹۵)

اب ہم صدر آل انڈیا مسلم لیگ کا وہ بیان درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے ۱۹۲۳ء کے سالانہ اجلاس منعقدہ بمبئی میں خطبہ صدارت میں فرمایا تھا آنریبل سید رضا علی صاحب اپنے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں:-

"مذہبی اختلافات پر بحث کرنے کی مجھ میں اہلیت نہیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی اسلامی حکومت کو یہ حق نہیں یہ کہ محض کسی روحانی عقیدہ کے لئے وہ اپنی کسی رعایا کو قتل کرے۔ اگر یہ خیال پھیلا کہ اسلامی حکومتیں رواداری نہیں برت سکیں تو اسلام کی اخلاقی حالت بہت کمزور ہو جائے گی"

مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ دہلی جو اخبار ہمدرد کے بھی ایڈیٹر و مالک تھے لکھتے ہیں۔

"قرآن پاک میں اس دنیا میں ان کے ہاتھوں تبدیل مذہب کے لئے کوئی سزا مقرر نہیں ہے بخلاف اسکے کئی آیات میں تبدیلی مذہب دیدہ دانستہ تبدیل مذہب اور بار بار تبدیلی مذہب کا ذکر آیا ہے۔ اور فقط اس سزا کا ..... جو کہ انہیں روز محشر میں خدا تعالیٰ دیگا جو ہر ایک عمل ..... کریگا" (اخبار پیغام ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء)

اسی طرح کئی علماء نے جو مسلمانوں میں اچھی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین لکھے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے ہرگز مرتد کی سزا ..... تجویز نہیں کی۔

امن و اطمینان

ذیل میں در نجف ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء کا مقالہ افتتاحیہ بغرض افادہ عام نقل کیا جاتا ہے (ادارہ)

آج وسائل جدیدہ کی سرعت سے دنیا بھر کے ممالک کی خبریں اور تفصیلات لحظہ بہ لحظہ معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے ایک دوسرے ملک کے حالات و کوائف کا تقابل بھی بہت آسان ہو گیا ہے اور دنیا کے حالات حاضرہ پر سرسری نگاہ ڈالی جائے تو صاف صاف معلوم ہوگا۔ کہ دولت خداداد پاکستان ہی ایک ایسی حکومت ہے کہ اس خطہ کو دارالامن والامان کہہ سکتے ہیں

اولاً نوع انسانی کی انواع و اقسام کی ضروریات زندگی کا بافراط دستیاب ہونا ہی نعمت عظمیٰ کا حکم رکھتا ہے۔

پاکستان میں ہر قسم کا غلہ۔ ہر قسم کے پھل بوقلموں سبزیاں وغیرہ وغیرہ بافراط موجود ہیں حتیٰ کہ غرباء و مساکین کے لئے وہ اسباب فراہم ہیں جو دوسرے ممالک کے امراء کو میسر نہیں اور سرے سے اس امر کا کھٹکا ہی نہیں کہ ملک میں کوئی متنفس محتاج خورد و نوش ہو۔

اگرچہ سنین ماضیہ میں بعض امور وجہ تشویش بنے رہے۔ لیکن ان چیزوں کو بھی معمول دوران سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم پنجاب میں مسلم لیگ کی وزارت کے قیام سے وہ امور بھی نسیاً منسیاً ہو چکے ہیں۔

جب ہم بنظر غور و انصاف جملہ جہات پاکستان کو دیکھتے ہیں تو ہر طرف سے مطلع بالکل صاف دکھائی دیتا ہے۔

حکومت کی معاملہ فہمی۔ ہوشمندی اور دور اندیشی کا یہ عالم کہ کسی بد اندیش کی مفسدانہ نیت اور کسی بدخواہ کی مفسدانہ ذہنیت یا تنگ نظری پاکستان کی وسعت و ہمہ گیری پر اثر انداز نہیں ہو سکی۔

اور ہمیں پہلے روز سے ہی اسی کی توقع تھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ملک کا ہر ایک مسلمان:-

"کُلّ مومن اخوۃ" کی سچی اور مجسم تصویر و تفسیر بن جائے۔ اور اس مبارک ملک اور آزاد اسلامی سلطنت سے فرقہ بندی کی غلاظت بالکل دور ہو کر حقیقی معنوں میں اسے جنت نشان بنا دیا جائے۔ تاکہ یہ شائبہ ہی نہ رہے کہ کسی وقت میں یہاں پر داخلی یا اندرونی فتنہ کا امکان ہو سکیگا

اگرچہ ہم سکنین ملک اس سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آفتاب امید و کامرانی کی شعاعیں مطلع ملک پر نمایاں ہو رہی ہیں۔

ہمیں اس کا اعتراف ہے۔ کہ زمانہ قدیم و دور ماضی کے تعصبات نسبتاً کم ہو رہے ہیں۔ نیز اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان میں ایک خطرناک عنصر ایسا موجود ہے۔ جس کی تحریروں اور تقریروں کی ابتدا "برادران ملت" سے ہوتی ہے اور "تہذیب کی تڑپ" کے نام سے سلطنت کے امن و امان کی قیمت چکانے کو ہر وقت تیار ہے

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہوئے

"پاکستان زندہ باد" "حکومت مسلم لیگ زندہ باد" "اندفاع کشمیر" "پاکستان کے استحکام کی خاطر دعا" وغیرہ وغیرہ فقرات و الفاظ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں جب طرز عمل اور طور و طریق حکومت کی بنیادوں کو متزلزل کرنے والا ہو۔

لیکن ہم حکومت کی حقیقت فہمی سے متوقع ہیں کہ ایسے خطرناک عنصر کی روش پر گہری نگاہ رکھے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

تحریک جدید اور وصیّت

تحریک جدید وصیت کے لئے بطور ارہاص ہے ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل ہے۔ اسے ضرور وصیت بھی کرنی چاہیئے کیونکہ تحریک جدید جس طرف اشارہ کر رہی ہے جس نظام کی تعمیر کے لئے وہ رستہ صاف کر رہی ہے۔ وہ نظام وصیت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں" .... جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے۔ وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو" (نظام نو)

پس ہر وہ احمدی جو تحریک جدید میں شامل ہے اسے جلد سے جلد وصیّت کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

وصایا کی منسوخی

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کر دی گئی ہیں۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

محمد احمد خان صاحب - مرزا انور احمد صاحب
چوہدری فضل دین صاحب شاہ پور حال سندھ
مرزا مظفر احمد صاحب - منور احمد صاحب ہرسیاں

شوریٰ خدام الاحمدیہ

۱۲-۱۳-۱۴- اکتوبر ۱۹۵۱ء

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چھٹی مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں مجلس کی بہبودی اور ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ مجالس اس بارہ میں اپنے اراکین سے مشورہ کرلیں۔ اور اگر مفید تجویز خدام الاحمدیہ کے پروگرام سے متعلق وہ اس شوریٰ میں پیش کرنا چاہیں۔ تو معین الفاظ میں اراکین کے مشورہ سے زیادہ سے زیادہ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ صرف ان تجاویز پر غور ہو سکے گا۔ جو وقت مقررہ کے اندر پہنچ جائیں گی۔ ماہ ستمبر کو شروع میں ایجنڈا تیار کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ اپنی صحت کو برقرار رکھیں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس امر کا انتظام کریں۔ کہ خدام کی صحت روز بروز ترقی کرے۔ جب تک صحت درست نہیں ہوگی۔ وہ کوئی کام نہ کر سکیں گے۔ نہ وہ خدمت خلق کر سکیں گے۔ نہ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ نہ تبلیغ کر سکیں گے۔ پس صحت کی درستی اور اسے برقرار رکھنا ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ ہر خادم سلسلہ کی امانت ہے۔ اور سلسلہ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اراکین سلسلہ صحت مند ہوں اور زیادہ کام کر سکیں اور زیادہ دیر تک کام کر سکیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس نہایت ضروری شعبہ کی طرف توجہ دیں۔ کوشش کریں کہ ہر خادم کا سال میں دو مرتبہ طبی معائنہ ہو۔ اور اس کا ریکارڈ رکھا جائے۔ ہر خادم روزانہ سیر کرے۔ اور اگر ہو سکے تو دوڑ کرے یہ نہایت ہلکی اور آسان ورزش ہے۔ مگر نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح بڑی عمر کے خادم ایسے کام کریں۔ جن میں محنت کرنی پڑے۔ تاکام بھی ہو۔ اور ورزش بھی۔

ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر ضروری ہے۔ کہ کتنے خدام باقاعدہ ورزش کرتے ہیں۔ اور کس قسم کی ورزش کرتے ہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اقوال و افکار

"نظم وضبط کو اپنا شعار بنائے اور کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملائے منزل مقصود کی طرف گامزن رہیئے۔"

(ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

"اگر مغربی جمہوریتیں اپنے شعار زندگی کے تحفظ کے لئے معاہدے کر سکتی ہیں۔ اور اشتراکی ممالک ایک نظریہ رکھنے کی بناء پر اپنا علیحدہ بلاک بنا سکتے ہیں۔ تو اسلامی ممالک اپنی حفاظت کے لئے کیوں متحد نہیں ہو سکتے۔"

(آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان)

"ہم ناانصافی اور تشدد کے آگے سر نہیں جھکا سکتے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پاکستان کبھی اپنی آزادی قائم نہ رکھ سکیگا۔"

(آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان)

"ہماری یکجہتی ہمارا سب سے بڑا ایٹم بم ہے۔"

(آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان)

"پاکستان کی قومی اقتصادیات میں جہازرانی اور جہاز سازی کو زبردست اہمیت حاصل ہوگی۔"

(آنریبل چودھری نذیر احمد خان وزیر صحت)

"مسٹر نہرو کی ملک گیری کی پالیسی خود ان کے لئے دولت مشترکہ اور غالباً بنی نوع انسان کے لئے خطرہ کا باعث ہے۔"

(لارڈ وینسٹارٹ)

"تنازعہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کا رویہ انصاف کے اصولوں کے اس قدر خلاف ہے کہ کوئی ملک اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔"

(یونان کا ہفتہ وار اخبار "ندائے وقت")

"مسئلہ کشمیر اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ مسئلہ کوریا۔"

(ہفتہ وار "ڈائی رکینٹ" جرمنی)

"اگر حکومت ہندوستان کو من مانی راہ اختیار کرنے کی اجازت دی گئی۔ تو اس سے تنازعہ کشمیر کے پُرامن تصفیہ کے تمام امکانات ختم ہو جائیں گے۔"

(آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ)

"مسئلہ کشمیر کے متعلق شیخ عبداللہ تو غیر ذمہ دارانہ باتیں کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ذمہ دار وزیراعظم کا ایسی باتیں کہنا قابل افسوس ہے۔" (ترکی اخبار "السن")

"کشمیر عالم اسلام کا جزو لاینفک ہے۔"

(اخبار "پیک ایران")

"اگر ہندوستان نے طاقت کے بل پر مسئلہ کشمیر کا فیصلہ کرنے کی کوشش کی۔ تو عالم اسلام کے ۴۰ کروڑ مسلمان پاکستان کی مکمل حمایت کریں گے۔"

(اخبار "پیک ایران")

"کابل کا حکمران طبقہ پختونستان کے ڈھونگ کے ذریعہ رشوت خوری۔ اقربا پروری اور ظلم و ستم نیز اپنی جابر حکومت کی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

(ملک محمد امین حمید زئی)

"افغانستان میں قرون وسطیٰ کے طرز کی مطلق العنانی ہونے کی وجہ سے ظلم و استبداد کا دور دورہ ہے۔"

(دو قبائلی سرداروں کا بیان)

"کابل کے حکمران طبقہ کے غیر اسلامی طرز عمل سے تنگ آ کر ہم نے پاکستان کی اسلامی مملکت میں پناہ لی ہے۔"

(دو قبائلی سرداروں کا بیان)

سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء - خادم کا سامان

ہر خادم کے پاس فوری سفری ضرورت کے لئے مندرجہ ذیل سامان کا تیار رہنا نہایت ضروری ہے۔

ایک تھیلہ جس میں ایک سیر بھنے ہوئے چنے ہوں۔ پٹی دو گز لمبی چار انچ چوڑی۔ مگ یا گلاس۔ پلیٹ۔ سوئی دھاگہ سوتی رسی چالیس فٹ۔ ایک چھوٹی بالٹی۔ چاقو۔ غلیل۔ ٹارچ۔ دیا سلائی۔ اس کے علاوہ ہر خادم کے پاس نکر بنیان اور کینوس شوز کا ہونا ضروری ہے۔

خیمے کا سامان: اجتماع خدام اپنے خیمے بنا کر ان میں رہیں گے۔ ایک خیمہ کیلئے جس میں آٹھ سے دس تک خدام رہ سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل سامان ضروری ہے۔ دو دو تہبیاں یا چار کھیس۔ چار لٹھیاں۔ آٹھ کھونٹے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوایا کریں

اگست ۱۹۵۱ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار کا اعلان ۱۹-۲۰ جولائی میں کر دیا گیا ہے۔ تاریخ بھی درج کر دی ہے۔

قیمت ختم ہونے سے دس دن قبل تک انتظار کیا جاوے گا۔ اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ تو وی پی کر دیا جائے گا۔

اگر آپ نے وی پی بھی وصول نہ کیا۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائیگا

(مینیجر)

امریکہ ستر ہزار ایٹم بم تیار کر سکتا ہے

نیو یارک ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ میں صاف شدہ اور قابلِ استعمال حالت میں یورینیم کی اتنی کافی مقدار موجود ہے۔ جس سے صرف امریکہ میں ۷۰۰۰۰ ایٹم بم بنائے جا سکتے ہیں۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے ایک قاعدہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ بیرونی اندازوں پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا۔ گرچہ یہ اعداد کسی حیثیت سے بھی سرکاری نہیں ہیں۔ لیکن یورینیم کے ذخیرہ کے متعلق وقتاً فوقتاً برطانیہ میں جو سرکاری بیانات شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان سے مقابلہ کر کے یہ اعداد و شمار مرتب کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

مسلم کانفرنس کے ارکان غلام عباس سے ملیں گے

مظفر آباد ۲۰ جولائی۔ آزاد کشمیر کی تحریک کے نگران اعلیٰ چودھری غلام عباس سے مسلم کانفرنس کے سرکردہ کارکنوں کا ایک وفد جلد ہی ملاقات کرنے والا ہے۔ وفد ان سے درخواست کرے گا۔ کہ وہ حکومت پاکستان کو کشمیریوں کے اس عزم صحیح سے مطلع کر دیں۔ جو انہوں نے پاکستان کی وحدت و سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے کیا ہے۔ اسی اثناء میں مسلسل خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے ہندوستانی خطرہ کے خلاف آزاد کشمیر کے عوام کے شدید ردعمل اور مسٹر لیاقت علی خاں کی قیادت پر مکمل اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔ مظفر آباد کی سڑکوں پر ایک بہت بڑے جلوس نے گشت کیا۔ جلوس میں ہندوستانی سرگرمیوں کی مذمت کے نعرے لگائے گئے۔ اور عالم اسلام کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ ہندوستان کا دیا ہوا چیلنج قبول کرے (اسٹار)

شام کے عالمی بنک سے مذاکرات

دمشق ۲۰ جولائی۔ ترقی و تعمیر جدید کے بین الاقوامی بنک سے شام کو مجوزہ قرضہ دینے کے متعلق یہاں اب تک گفت و شنید جاری ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس مجوزہ قرضہ کی رقم دس کروڑ ڈالر ہوگی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قرضہ کا مسئلہ طے کرنے کے دونوں ہی فریق خواہاں ہیں۔ لیکن بنک کی پیش کردہ شرائط سے دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ (اسٹار)

مصر کیلئے جاپانی صلحنامہ کا مسودہ

اسکندریہ ۲۰ جولائی۔ امریکن سفیر مصر مسٹر جفرسن کیفرے نے مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صالح الامین پاشا سے ملاقات کر کے اپنے اس صلحنامہ کی نقل دی ہے۔ جس پر امریکہ اور جاپان جلد ہی دستخط کرنے والے ہیں۔ ڈاکٹر صالح الامین نے بعد میں بتایا۔ کہ معاہدہ ہونے کے بعد جاپان سے سفارتی تبادلہ کے متعلق مصر نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ لیکن دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات برابر بڑھ رہے ہیں (اسٹار)

برطانیہ میں ایٹمی گولوں کی تیاری

لندن ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دفتر جنگ نے کابینہ کے غور کے لئے برطانیہ میں ایٹمی گولوں کی تیاری کا ایک منصوبہ مرتب کیا ہے۔ ایٹم بم بنانے میں ترقی کے متعلق حکومت نے حال میں جو اشارہ کیا تھا۔ اس کے پیش نظر امید کی جا رہی ہے۔ کہ گولوں کا منصوبہ بھی منظور کر لیا جائے گا۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کے دفاع میں ترکیہ کی شرکت

لندن ۲۰ جولائی۔ برطانیہ نے شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی تنظیم میں ترکیہ اور یونان کی شرکت منظور کر لی ہے۔ جس کا عام طور پر یہاں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اور اسے ان ملکوں کے بالآخر پورے دفاعی رکن بنائے جانے کی طرف ایک اہم اقدام سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ اب آخری معاہدہ سے پہلے شمالی اوقیانوسی ادارہ کے دوسرے ارکان سے مزید مشورہ کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ اسی وقت ترکیہ اور یونان کی شمولیت کی سب سے زیادہ مخالفت ناروے اور ڈنمارک کر رہے ہیں۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ ممالک محسوس کرتے ہیں۔ کہ شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی تنظیم کی ذمہ داریاں بڑھ جانے سے ان کے خطرات میں بھی اضافہ ہوگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اوقیانوسی کونسل کے آئندہ اجلاس کے موقع پر جو غالباً ستمبر میں منعقد ہوگا۔ اس مسئلہ پر زیادہ اتفاق رائے ہو چکا ہوگا۔ یہاں اب تک اس امکان پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے۔ کہ مغرب اور مصر اور عرب ممالک کے درمیان کوئی قطعی فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں معاہدہ اوقیانوس کے رکن کی حیثیت سے مشرق وسطیٰ کے لئے دفاعی انتظامات کا محور ترکیہ بن سکتا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی سرجن پاکستان میں لیکچر دیں گے

لندن ۲۰ جولائی۔ پاکستان ہاؤس کے فوجی مشیر اور ان کے افسر رابطہ نے گذشتہ شب پاکستان ہاؤس میں میڈیکل سروسز کے ڈائرکٹر جنرل جنرل فاروق کے اعزاز میں ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دی۔ جنرل فاروق پیرس میں فوجی میڈیسن کی ۱۳ ویں بین الاقوامی کانگرس اور وشی میں بین الاقوامی کمیٹی کے ۱۴ ویں اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ جنرل فاروقی اس کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کے مشہور سرجنوں اور ڈاکٹروں کو لیکچر دینے کے لئے پاکستان بھیجا جائے (اسٹار)

جب تک ہندوستانی فوجیں نہیں ہٹا لی جاتیں موجودہ صورتِ حال میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں (لیاقت)

کراچی ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے بارے میں پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان کے تار کا جو جواب روانہ کیا تھا اسے کابینہ پاکستان نے بالکل غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔ چنانچہ آج کافی رات گئے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے پنڈت نہرو کو ان کے تار کا جواب بھیج دیا ہے جس میں واضح طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ جب تک پاکستان کی سرحدوں سے ہندوستانی فوجیں ہٹا نہیں لی جاتیں۔ اس وقت تک موجودہ صورت حال میں کوئی تبدیلی پیدا ہونا ممکن نہیں اور پاکستانی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کی موجودگی میں پنڈت نہرو کی یہ دلیل پاکستان کو ہرگز مطمئن نہیں کر سکتی کہ پاکستان کے خلاف ہندوستان جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنے تار میں الٹا پاکستان کو ہی موردِ الزام ٹھہراتے ہوئے پاکستان میں ہندوستان کے خلاف مبینہ معاندانہ پراپیگنڈا کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کی جو مہم جاری ہے اس میں سیاسی لیڈر اور اخبارات بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بھارت سے وسیع پیمانے پر مسلمانوں کی ہجرت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر رابرٹ مینزنے تنازعۂ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مصالحت کرانے کی جو پیشکش کی ہے اسے کابینہ پاکستان نے منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ کل مسٹر لیاقت علی خاں اس منظوری کی اطلاع وزیر اعظم آسٹریلیا کو تار روانہ کر دیں گے۔ کابینہ پاکستان نے آج حفاظتی کونسل سے باقاعدہ طور پر مطالبہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان کو اپنی فوج پاکستان کی سرحدوں سے ہٹا لینے پر مجبور کرے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان ہفتہ کو کراچی میں تمام صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس طلب کر رہے ہیں جس میں پاکستانی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں بعض اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

(روزنامہ آفاق ۲۱ جولائی)

روس کی طرف سے ڈاکٹر مصدق کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش

لنڈن ۲۰ جولائی۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں اس انکشاف نے گہری دلچسپی پیدا کر دی ہے کہ روس اشتراکی تودہ پارٹی کو مالی امداد دینے کے علاوہ ڈاکٹر مصدق کی ایرانی نیشنلسٹ پارٹی کے ممتاز ارکان کو بھی اپنی طرف بلانے کی کوشش کر رہا ہے یہ انکشاف ایک سابق روسی افسر نے کیا ہے جو اس وقت لنڈن میں ہیں اور جن کی اس وقت خفیہ روسی دستاویزات پر دسترس تھی۔ جب وہ ایران میں روسی تجارتی مشن کے ساتھ متعین تھے۔ (اسٹار)

ہندوستانی فوجوں کے اجتماع پر غیر ملکی اخبارات کا تبصرہ

لنڈن ۲۰ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان کے وزیر اعظم کو ہندو پاکستان کی سرحد پر جو فوجیں جمع کرنے کے متعلق جو جواب ارسال کیا ہے وہ منگل کو اخبارات نے شائع کیا۔

ڈیلی ایکسپرس نے لکھا ہے پنڈت نہرو نے "جھوٹ" کا جواب دیا اور ساتھ ہی تسلیم کر لیا کہ فوجیں سرحد پر موجود ضرور ہیں۔

"ٹائمز" نے پنڈت نہرو کا پاکستان پر الزام "جنگ کرنے پر پراپیگنڈا" اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ پنڈت نہرو نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کچھ فوجی دستوں کی نقل و حرکت ہوئی ہے اور ساتھ ہی پاکستان میں برطانوی افسروں اور مشیروں پر بھی الزام لگایا ہے۔

"مرر میل" نے بھی انگریز افسروں اور فوجی مشیروں پر پنڈت نہرو کے الزامات کا ذکر اس عنوان سے کیا ہے" نہرو کی پاکستان میں انگریز افسروں پر ضرب کاری"

"ڈیلی ٹیلیگراف" نے پنڈت نہرو کے انکار کی خبر کو شائع کیا ہے اور علیحدہ طور پر سکیورٹی کونسل سے پاکستان کی شکایت کی خبر کو شائع کیا ہے۔

"ڈیلی ہیرلڈ" نے پنڈت نہرو کے اعلان کا یہ عنوان جمایا ہے کہ" نہرو حملہ نہیں کرے گا"

ڈیلی گرافک نے چھوٹی سے خبر شائع کی ہے اور اس کا عنوان دیا ہے" نہرو کا جنگی تحریک سے انکار"

کمیونسٹوں کے اخبار "ڈیلی ورکر" نے یہ خبر شائع کی ہے جس میں لکھا ہے" نہرو کا پاکستان کے مشیروں پر حملہ"